صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ یکم دسمبر 2014ء

(بمطابق 8 صفر 1436 ہجری)

جلد 15 شمارہ 15

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	671
2۔ قاعدہ کا معطل کیا جانا	672
3۔ قرارداد	673
4۔ رسمی کارروائی	674
5۔ غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	689
6۔ اراکین کی رخصت	696

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ یکم دسمبر 2014ء بمطابق 08 صفر 1436ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَهُوَ ٱلَّذِى جَعَلَكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ ٱلۡأَرۡضِ وَرَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجَـٰتٍ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِى مَآ ءَاتَىٰكُمۡ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ ٱلۡعِقَابِ وَإِنَّهُۥ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌO ثُمَّ جَعَلۡنَـٰكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ فِى ٱلۡأَرۡضِ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ لِنَنظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُونَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ۗ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تاکہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے اس میں تمہاری آزمائش ہے بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں خلیفہ بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کو کسچنز آور' ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وہ ریزولیوشن۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں، ہمارا کل یوم تاسیس ہے تو میں اسی قرارداد کے ذریعے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جس جس نے آپ کے ساتھ سائن کئے ہیں، وہ آپ کسی اور کو بھی۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں سر، وہ تو سارے ہاؤس سے میں بات کر رہی ہوں، انہوں نے سائن کر دیئے ہیں، انیسہ بی بی نے سائن کر دیئے ہیں، امتیاز شاہد صاحب سے بات ہو چکی ہے، ملک قاسم صاحب سے ہوئی ہے، صاحب جان صاحب سے ہوئی ہے، اس طریقے سے جماعت اسلامی سے ہوئی ہے، شہرام خان سے ہوئی ہے بات، مولانا صاحب سے ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ریزولیوشن سے پہلے میں ایک اور بات کرنا چاہونگی جو کہ سندھ، سکھر میں سینیٹر سومرو صاحب کا جو بہیمانہ قتل، جو ٹارگٹ کلنگ ہوئی ہے، ان کو جو شہید کیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب! ایک عالم دین سے یہ پاکستان محروم ہو گیا ہے، ایک عالم دین کی حیثیت سے اور ایک سیاسی شخصیت کی حیثیت سے تمام پاکستان ان کو ہمیشہ یاد رکھے گا، اس کیلئے جناب سپیکر صاحب! ہم تمام یہاں پر بیٹھے ہوئے لوگ جو ہیں، اس ٹارگٹ کلنگ کی مذمت بھی کرتے ہیں اور یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ ان کے قاتلوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے کیونکہ جو شہید ہوتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ ہوتا ہے اور وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ میرے ساتھ جو ظلم اور زیادتی بغیر کسی وجہ کے اور نماز پڑھتے ہوئے جن درندوں نے ان کو شہید کیا جناب سپیکر صاحب! اس کی ہم جتنی بھی مذمت کریں وہ کم ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر ان کیلئے دعا ہو جائے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! آپ خود ان کیلئے، لطف الرحمان صاحب دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: جی میڈم، یہ ریزولیوشن۔ رول Suspension کیلئے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! 124 کے تحت میں رول ریلکس کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس قرارداد سے پہلے میں تمام اس میڈیا کا بھی شکریہ ادا کرونگی کہ جنہوں نے اس ایک کیس کو بہت اچھے طریقے سے اس کو جگہ دی اپنے الیکٹرنک میڈیا میں بھی اور پرنٹ میڈیا میں بھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہی میں 'ڈان نیوز' کے اوپر جو کل حملہ ہوا ہے، اس کی بھی مذمت کرونگی کہ جو 'ڈان نیوز' کے ان پہ حملہ ہوا ہے اور ان کے دو ورکرز زخمی ہوئے ہیں تو سر! میڈیا چونکہ ہمارا ایک اہم ستون ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! آپ ریزولیوشن کی طرف آئیں، ٹائم ذرا، ریزولیوشن کی طرف آئیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ابھی اسی پہ آرہی ہوں سر! لیکن چونکہ یہ باتیں زیادہ ہو جاتی ہیں تو اس لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

قرارداد

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ مشترکہ قرارداد ہے، اس میں مولانا لطف الرحمان صاحب، جے یو آئی (ف)، محترمہ انیسہ زیب صاحبہ، قومی وطن پارٹی، جناب امتیاز شاہد صاحب، پی ٹی آئی، جناب ملک قاسم خان صاحب، پی ٹی آئی، جناب عنایت اللہ صاحب، جماعت اسلامی، جناب جعفر شاہ صاحب، اے این پی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب پاکستان مسلم لیگ (ن)، صاحب گل صاحب، پی ٹی آئی، نگہت اورکزئی، پاکستان پیپلز پارٹی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو نام ہیں میرے پاس میں، وہ پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ میڈم نگہت اورکزئی، پیپلز پارٹی، میڈم انیسہ زیب، کیو ڈبلیو پی، مولانا لطف الرحمان صاحب، جمعیت علماء اسلام، بیرسٹر سلطان محمد صاحب، جناب امتیاز شاہد صاحب، پی ٹی آئی، جناب ملک قاسم خان، جناب عنایت اللہ صاحب، جماعت اسلامی، جناب جعفر شاہ صاحب، اے این پی، جناب اکبر حیات صاحب، مسلم لیگ، جناب صاحب گل صاحب۔ میرے خیال میں تمام اسمبلی کی نمائندگی ہے، آپ ریزولیوشن پڑھیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی۔ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ "مول" کمپنی جو کہ انٹرنیشنل کمپنی ہے سے پوچھیں کہ Total loss آٹھ مہینے کا کتنا ہے؟ جو کہ مکوڑی کے مقام سے اندازاً پندرہ سے بیس ارب روپے کا خام تیل آٹھ مہینے سے چوری ہو رہا تھا جو کہ صوبے کیلئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس مسئلے کی انکوائری کیلئے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ ایک ہفتے کے اندر اپنی انکوائری مکمل کر کے اس میں جتنے بھی لوگ ملوث ہیں، کے خلاف کارروائی کی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Question's Hour': Mufti Fazal Ghafoor, 1968. Not present, it lapses.

مولانالطف الرحمان(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' کے بعد آپ بات کر لیں۔ اچھا یہ Lapse ہو گیا مفتی فضل غفور کا یہ کوئسچن۔

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

قائد حزب اختلاف: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! پرسوں جو واقعہ ہوا ہے سندھ میں، سکھر میں جناب ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب کو بہیمانہ طریقے سے صبح نماز کے ٹائم، نماز پڑھاتے ہوئے ان کو قتل کیا گیا اور ان کو شہید کیا گیا جناب سپیکر! اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کا قتل ایک پارٹی کے اہم عہدہ دار کا قتل نہیں، بلکہ یہ ہمارے پورے پاکستان کی تمام جمہوری قوتوں کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ سب کیلئے یہ ایک قتل ہے۔ جناب سپیکر! ہم اس کی جتنی بھی مذمت کریں، وہ کم ہے لیکن ایک بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے پہلے بھی کہا، ہمارے اور بھی اہم لوگوں کو قتل کیا گیا، شہید کیا گیا۔ میں پھر یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ہمیں کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ ہمیں نشانہ اس لئے بنایا جا رہا ہے جناب سپیکر! کہ ہم آئین کی بات کرتے ہیں، ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں، ہم پاکستان کی سالمیت کی بات کرتے ہیں اور جمہوری اداروں کی اسلام کی بات کرتے ہیں جناب سپیکر! اور ہمیں روکا جا رہا ہے کہ

جمعیت علماء اسلام کو ہم نے روکنا ہے اور جو بھی اس قسم کی دوسری پارٹیاں بات کریں گی تو اس کو ہم روکیں گے اور وہ منع کر رہے ہیں کہ آپ نے یہ باتیں نہیں کرنی، پاکستان کی بات نہیں کرنی، اسلام کی بات نہیں کرنی، آئین کی بات نہیں کرنی، جمہوریت کی بات نہیں کرنی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنے اس راستے سے، اس مقصد سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اس طرح کے واقعات ہوتے رہیں گے، ہم قربانیاں دیتے رہیں گے لیکن ہمیں اپنے راستے سے کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیئے ان لوگوں کو، جو واقعات اس ملک میں ہو رہے ہیں اور آپ کے سامنے جناب سپیکر! ہو رہے ہیں لیکن جناب سپیکر! ہمیں توقع تھی اپنی اس گورنمنٹ سے اور گورنمنٹ کے لوگوں سے یہ توقع تھی کہ وہ ہمارے ساتھ اس مسئلے میں، وہ اس واقعے کی مذمت کرتے اور ہمارے ساتھ عمزازی کرتے اور یہ جو ہمیں تکلیف پہنچی ہے، ہمارے دلوں میں جو تکلیف ہے، جو اتنا اہم آدمی ہمارا جناب سپیکر! قتل ہوا، جمعیت علماء اسلام کو نقصان ہوا، میں کہتا ہوں کہ پورے پاکستان کو اس کا نقصان ہوا اور جب بھی کوئی قتل اس طرح ہوگا، پورے پاکستان کا نقصان ہوگا جناب سپیکر! لیکن مجھے اس رویہ پر اعتراض ہے اور جناب سپیکر! جو ہم نے احتجاج کی جو Call دی جناب سپیکر! اور اس پہ پورے ملک میں ہم نے احتجاج کی Call دی تھی اور کل چیف منسٹر صاحب نے جو الفاظ استعمال کئے، جو رویہ اور جو طرز سیاست جناب سپیکر! ہے، یہ طرز سیاست جناب سپیکر! ہمیں تو نہیں آتی، یہ طرز سیاست ہماری سمجھ سے بالاتر ہے جناب سپیکر! اور یہ احتجاج صرف کے پی کے میں تو نہیں تھا، یہ تو بلوچستان میں بھی تھا، بلوچستان کو بھی ہم نے بند کیا تھا، ہم نے کے پی کے میں بھی احتجاج کیا، ہم نے سندھ میں بھی احتجاج کیا، ہم نے پنجاب میں بھی احتجاج کیا جناب سپیکر! لیکن اس طرح اس احتجاج کو، آپ تو احتجاج کرتے رہیں، آپ سو دن دھرنے دیتے رہیں، آپ جشن مناتے رہیں اور جو کچھ آپ کر سکتے ہیں، وہ آپ کرتے ہیں، آپ کو وہ قانون حق دیتا ہے اور ہمیں احتجاج کا حق نہیں دیتا وہ قانون، اور جناب سپیکر! آپ پورے پاکستان کو بند کرنے کی بات کرتے ہیں، لاہور بند کرنے کی بات کرتے ہیں، فیصل آباد بند کرنے کی بات کرتے ہیں، کراچی بند کرنے کی بات کرتے ہیں، پورے پاکستان کو آپ بند کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں یہ احتجاج کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور جناب سپیکر! جب قتل ہوتا ہے تو جذبات تو آنے ہیں، اس کا رد عمل تو آنا ہے جناب سپیکر! اور وہ اس کیلئے کوئی ہم انتظار تو نہیں کر سکتے کہ ہم ہفتہ انتظار کریں اور پھر ہم احتجاج نوٹ کرائیں گے اور ملک میں احتجاج کی Call دینگے جناب سپیکر! ایک واقعہ تھا، ہوا، اسی دن پرسوں صبح یہ واقعہ ہوا اور پرسوں پورے پاکستان میں ریلیاں نکلیں، اپنے طور پر ڈسٹرکٹس میں لوگوں نے اس کا احتجاج

نوٹ کرایا اور پھر اس کے بعد باقاعدہ اعلان ہوا کل کے دن کا اور کل کا دن، اگر کل ہم نے احتجاج کیا تو دن بیچ میں یہی تھا اور جو واقعہ ہوا سفاکانہ، اس کا احتجاج تو فوری طور پر آنا تھا جناب سپیکر! ہمیں آپ کے جلسے سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ ہم آپ کے جلسے کو روک رہے ہیں لیکن اس کے جو الفاظ سپیکر صاحب! جو چیف منسٹر نے استعمال کئے، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تو یہ الفاظ نہیں آتے ہیں جناب سپیکر! اور جو ہمیں توقع تھی، وہ توقع پہ تو پورے اترے نہیں، وہ اپنی جگہ پر ہیں لیکن ایک چیف منسٹر، ایک صوبے کا سربراہ، آئینی سربراہ اگر وہ اس طرح کے الفاظ اور زبان استعمال کریں، اپنے لیڈر سے وہ اثرات انہوں نے لے لیے اور میرے خیال میں شاید ٹی وی پہ ان کے کوئی Clips اس انداز میں نہیں آ رہے تھے تو اب ان کو میرے خیال میں مبارکباد دینی چاہیئے کہ وہ Clips بار بار ٹی وی پر آ رہے ہیں۔ شاید وہ فائدہ تو مجھے نظر آ رہا ہے لیکن ایک جمہوری ملک میں، جمہوری روایات میں یہ چیزیں ہوا کرتی ہیں جناب سپیکر! کہ اس طرح کے ہم الفاظ استعمال کریں؟ ہم احتجاج کرینگے، جب بھی موقع آیا اور جمعیت علماء اسلام احتجاج کی بات کریگی تو پھر ہم احتجاج کرینگے، ہم میں عدم برداشت نہیں، ہم میں برداشت ہے اور ہم اس کو Face کر سکتے ہیں کہ وہ اگر ہمیں اس احتجاج سے روکیں گے تو روک لیں لیکن یہ بات غلط ہے کہ وہ کونسا قانون ہے کہ اس کو تو احتجاج کا حق دیا جاتا ہے اور وہ قانون مجھے احتجاج کا حق نہیں دیتا؟ میں ریاست کے اداروں کو، ریاست کو ضرور یہ احساس دلانے کی کوشش کرونگا کہ جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے، ہم امن کی طرف جانا چاہتے ہیں، ہم امن کی بات کرتے ہیں اور ہم اگر ان کو جنجھوڑیں نہیں، وہ احساس نہیں دلائیں گے تو یہ واقعات تو روز ہوتے رہیں گے اور ہم روز یہاں پر دعائیں مانگتے ہیں اور تعزیت کرتے ہیں اور مذمت کرتے ہیں تو اس پر تو ہم تھکتے نہیں، روز یہ واقعات ہو رہے ہیں جناب سپیکر! لیکن یہ احساس دلانا ہم سب کا فرض ہے کہ ہم یہ احساس دلائیں لیکن یہ غلط بات ہے کہ ہم سے تو وہ حق چھینا جائے کہ آپ احتجاج نہیں کر سکتے اور خود وہ احتجاج کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہ فرمان خان۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر! شاہ فرمان صاحب سے پہلے ہم بھی اس پر تھوڑا سی بات کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ اس کے بعد بات کر لینگے۔ شاہ فرمان خان۔

<u>جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی)</u>: جناب سپیکر! پہلے یہ بات کر لیں، اس کے بعد میں بات کر لونگا۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب! چلو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں بالکل مختصر بات کرونگا، مولانا صاحب نے تفصیل سے بات کی ہے اور جے یو آئی کے رہنما کو پرسوں جو قتل کیا گیا ہے، میں اس کی پرزور الفاظ میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے مذمت کرتا ہوں اور یہ جو جے یو آئی رہنما کا قتل ہے، یہ کل پی ایم ایل این کا بھی کوئی بندہ قتل ہو سکتا ہے، پی پی پی کا بھی کوئی آدمی قتل ہو سکتا ہے، پی ٹی آئی کا بھی، جو سیاسی رہنماؤں کا اگر اس طرح بے دردی سے قتل کرنا اور انہیں شہید کرنے کی وارداتیں جاری رہیں تو یقیناً یہ ہم سب سیاسی جماعتوں کیلئے نقصان دہ ثابت ہوگا اور دوسری بات کی بھی میں یقیناً سپیکر صاحب! پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف سو دنوں سے زیادہ احتجاج کر رہی ہے اور کیا اس سے اس ملک کے ادارے اور یہاں پر کاروبار اور اس ملک کی معیشت متاثر نہیں ہو رہی ہے؟ کوئی منصوبہ بندی کے تحت تو یہ قتل نہیں ہوا ہے؟ موت کسی سے پوچھ کر نہیں آتی اور ظالموں نے، دہشت گردوں نے جس طرح انہیں قتل کیا ہے تو یہ کوئی جے یو آئی کے علم میں نہیں تھا کہ یہ قتل ہوگا اور دوسرے دن تحریک انصاف کے جلوس ہونگے تو انہوں نے تو احتجاج کرنا تھا اور احتجاج کرنا چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ جتنا حق مسلم لیگ (ن) کا ہے احتجاج کا، پاکستان تحریک انصاف کا ہے، پیپلز پارٹی کا ہے، قومی وطن پارٹی کا ہے، اے این پی کا ہے تو اسی طریقے سے یہ آگے جے یو آئی کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ احتجاج کرے اور جو الفاظ ان کیلئے، جے یو آئی کے رہنما کیلئے استعمال کئے گئے، میں ان کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں، صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے، ان کا ایک بہت اعلیٰ مقام ہے اور اس مقام کو مدنظر رکھ کر جو وہ بات کرینگے تو ان کے ساتھ وہ مناسب لگے گی۔ تو یقیناً یہ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے اور اس کی ہم پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا کے بعد آپ بات کریں۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب، مولانا صاحب او نلوټها صاحب بنه په تفصیل خبرې اوکړې، چې کومه افسوس ناکه واقعه په کراچئ کښې په سنده کښې پيش

راغلې ده جناب سپیکر صاحب! د ډاکټر خالد سومرو په دارالعلوم کښې دننه کسان ورتلل او په سجده باندې هغه شهید کول، نو واقعی د دې خبرې مونږ پرزور مذمت کوؤ او دویمه خبره جناب سپیکر صاحب! دا ده چې څنګه د کنټینر نه دا خبره کیږی چې احتجاج زمونږ جمهوری حق دے ، هم دغسې احتجاج د یو کاز د پاره پرون جے یو آئی کړے وو خو ډیر د افسوس مقام دے جناب سپیکر صاحب! چې د کنټینر نه کومې طریقې سره احتجاج کیږی، د کنټینر نه کوم لینګویج استعمالیږی او بیا د پارټو د مشرانو د پاره جی! نن که په دې اسمبلئ کښې زه د یو مشر په غلط الفاظ سره خبره کوم نو خدائے شته چې په دې باندې ما ته ځان بدې ښکاری نو کم از کم چې بل ته ګوته نیسې نو دا څلور ګوتې جناب سپیکر صاحب! ځان ته نیولې کیږی، نو چې کوم د آصف زرداری صاحب، د پاره د مولانا صاحب د پاره ، د اسفندیار خان د پاره چې کوم الفاظ استعمالیږی نو زما په خیال دا زمونږ د پاره او د دې صوبې د مشرانو د پاره خدائے شته چې ډیر د افسوس خبره ده او زه د دغې بازاری زبان پرزور مذمت کوم چې کوم د کنټینر نه استعمالیږی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سب سے پہلے تو میں اس موقع پر ڈاکٹر خالد محمود سومرو جنہیں شہادت کا رتبہ حاصل ہوا ہے، انکی بے وقت اور ناگہانی قتل پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے انتہائی افسوس کا اظہار، انتہائی مذمت کا اظہار کرنا چاہوں گی۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو میرے ساتھ سینٹ میں بھی موجود تھے، ایک انتہائی عالم وفاضل شخصیت اور جمعیت علمائے اسلام (فضل الرحمان) کے وہ صوبائی صدر تھے سندھ کے اور ایسی شخصیت جو کہ انتہائی اپنے علم وفضیلت کی وجہ سے ہر ایک کے دل میں ان کیلئے بہت عزت واحترام پایا جاتا تھا، جب وہ بچھڑ جاتی ہے تو یقیناً وہ سب کی ایک رنجید گی کا باعث ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جمعیت کے جو کارکن ہیں، وہ اس موقع پر اپنے جذبات کے تحت، ان کا حق بھی بنتا تھا جس طرح تمام سیاسی پارٹیاں عموماً ایسی باتوں پر احتجاج کرتی ہیں لیکن مجھے افسوس یہ ہوا کہ اسے اس طریقے سے منسلک کیا، یعنی اس کو Connect کیا گیا جیسے یہ کوئی پری پلان چیز ہوئی ہو اور یہ کل کا جو جلسہ تھا، 30 نومبر کا، اس کی سٹیج سے ایسی باتیں آئیں اور پھر مجھے حیرانگی خاص طور اپنے جو لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر پر ہوئی، عموماً وہ اپنے آپ کو Composed رکھتے ہیں لیکن کل انکی تقریر کا آغاز انتہائی جارحانہ اور ایسا تھا کہ انکے الفاظ کی

تراش خراش جیسے انہیں باقاعدہ کسی نے یہ ٹاسک سونپا تھا کہ آج آپ نے یہ لائن لینی ہے، عموماً میں انکی یہاں سپیچز سنتی ہوں تو وہ ایک یگانگت کی بات کرتے ہیں اور سارے پارلیمان کے حوالے، ہاؤس کے حوالے سے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب کی ایک سوچ ہے اور ایک یکجہتی ہے لیکن دوسری طرف انتہائی لغو قسم کی لینگوئج، یعنی وہ واقعی اگر میں Repeat کروں تو آپ اسے Expunge کرینگے لیکن مجھے یہ It was very shocking، انتہائی تکلیف کا باعث بنی تھی اور مجھے انتہائی اس بات کا افسوس ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس نے یہ چیز اگر کل ایسی کوئی وجہ بن بھی گئی تھی تو لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ وہ رابطہ کر کے ایک راستہ لے لیتے، کوئی مذاکرات کا راستہ جو عموماً Adopt کرنا چاہیئے سیاسی شعور رکھنے والی جماعتوں کو، وہ انہوں نے نہیں کیا بلکہ وہ جا کے اگر راستہ چیلنج کیا تو چیف ایگزیکٹیو آف دی پراونس ہیں اور ان کے پاس وسائل بھی ہیں، حکومت میں رہتے ہوئے آپ اس طرح کی باتیں کرنا جو ہے، یہ ماسوائے اس وجہ کے کہ آپ چاہتے ہیں کہ انتشار کی کیفیت پیدا ہو ہاؤس کے اندر، اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ چیف ایگزیکٹیو آف دی پروانس، اس قسم کی بات کی جائے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ میڈم۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> تو میں اس کی مذمت کرتی ہوں اور خاص طور میں اپنے اس فلور پر، آپ مائنڈ نہ کریں، میں اپنی اپوزیشن پارٹیوں سے کہتی ہوں کہ اس بات پر یقیناً ایک واک آؤٹ بنتا ہے، ضرور، جعفر شاہ کی تقریر کے بعد اپوزیشن کو واک آؤٹ کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جعفر شاہ صاحب۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! مشرانو خبرې اوکړې، زه په دغه واقعه باندې ډیر د افسوس اظهار کوم د جمعیت علمائے اسلام سره او د هغه شهید خاندان سره او ورسره سره په دې غم کښې مونږ ټول د دوئ سره شریک یو او زه د دې پر زور مذمت کوم چې دا کوم د شدت پسندۍ لهر روان دے په دې ملک کښې، په دې صوبه کښې۔ جناب سپیکر صاحب! لکه څنګه مخکښې زما مشرانو خبره اوکړه، زه د یوې خبرې وضاحت کول غواړم د دې هاؤس په دې فلور باندې چې اوس زما خیال دے چې د صبر پیمانه هغه لبریز شوې ده او زه په دې فلور باندې دا خبره کوم، یقیناً دا د جمعیت علمائے اسلام او د ټولو پارټو حق دے چې هغه پرامن احتجاج اوکړی او هغه خپل آواز هغه ایوانونو ته

اورسوی خو زه دا خبره هم کوم، که دا ٹارګټ کلنګ او دا قتل و غارت ګری او دا کوم سسټم چې شروع شوے دے په دے ملک کښې او په دې صوبه کښې، که آئنده د پاره زمونږ د پارټیانو هم دغه شان دا لیډر شپ قتلیږی، مونږ به په قلاره باندې نه کښینو، مونږ به چیف منسټر د کور هم ګهیراؤ اچوؤ، مونږ د ګورنر هاؤس خلاف ګهیراؤ اچوؤ، مونږ به د وزیر اعظم او د پارلیمنټ هاؤس هم ګهیراؤ اچوؤ۔ *(تالیاں)* جناب والا! مشرانو خبرې اوکړې، یقیناً چیف منسټر د یو صوبې آئینی سربراه دے او زمونږ مشر دے او د دې هاؤس لیډر دے خو کومې خبرې چې پرون شوې دی چې څنګه حق تحریک انصاف ته حاصل دے، نورو پارټیانو ته حاصل دے، داسې هر یو ګوند چې هغه په دې ملک کښې سیاست کوی، هغوی خپل آواز رسولو د پاره هغوی ته دا حق حاصل دے۔ زما خیال دے چې دا ډیر نامناسب زبان هلته استعمال شوے دے، زه د هغې هم مذمت کوم او جناب والا! په دې فلور باندې وقتاً فوقتاً دا خبرې شوې دی چې مونږ به، قومی لیډر شپ زمونږ د پاره هغه د هرې پارټۍ چې وی، هغه زمونږ د پاره محترم دے او د قومی سیاسی لیډر شپ داسې زبان استعمالول زما خیال دے چې دا یو سیاسی سوچ نه دے او د دې شاته دا سازش ښکاری چې د دې ملک د سیاسی لیډر شپ خلاف هم داسې زبان استعمال شی چې دلته د سیاست بیا څوک نوم نه اخلی او De-politicization په دې معاشرې کښې راشی، زه د دې مذمت کوم او زه یو ځلې بیا د مولانا صاحب سره، د دوئ د پارټۍ سره او د هغه شهید چې هغه هر وخت ژوندے وی، د هغوی د خاندان سره د تعزیت اظهار کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شاہ فرمان خان!

<u>جناب یاسین خان خلیل</u>: سپیکر صاحب! نو مونږ د څه د پاره ناست یو، دومره مونږ خو به هم یو څو خبرې کوؤ کنه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: *مطلب، آپ کا مؤقف یہ ہے۔۔۔۔۔*

<u>جناب یاسین خان خلیل</u>: جناب سپیکر! مونږ همیشه د دوئ مخې ته ناست یو او دوئ خبرې کوی۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی موقع دے دیں گے، (تالیاں) یاسین خان!آپ کو موقع دے دیں گے۔

جناب یاسین خان خلیل: هر چا ته په دې هاؤس کښې برابر حق دے چې دوئ به خبرې کوی، مولانا صاحب به خبرې کوی، شاه فرمان به خبرې کوی، مونږ به یوه خبره هم نه کوؤ؟

جناب سپیکر: د دې نه پس به تا ته موقع درکړو چې شاه فرمان خبره اوکړی، گوره دا سې ده یاسین خان!-----

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر صاحب! یو دوه خبرې کوم۔

جناب سپیکر: چلوجی، ٹھیک ہے۔

جناب یاسین خان خلیل: مهربانی اوکړئ، دا دغه صرف د یو څو تنانو نه دے، دا خو د هر چا حق دے دغه به کیږی، هر چا ته څه نه څه مسئله وی۔ زه مولانا-----

جناب سپیکر: خو Basically دا وی، د پارټئ مؤقف یو لیډر هغه په فلور باندې کوی بیا که هغه نه وی نو بیا بل کس وی۔

جناب یاسین خان خلیل: هغه ټهیک ده جی، د هر چا خپل یو مؤقف هم وی کنه جی، پرون مونږ سره چې څه شوی دی پیښور کښې یا زه مولانا صاحب چې کوم لاړکانه کښې دا بهیمانه قتل شوے دے، زه د هغې مذمت کوم او دا د هر یو جمهوری پارټئ حق دے چې هغه خپل احتجاج هم وکړی، هر څه وکړی او زمونږ د دوئ سره مکمل همدردی ده، دا خو لا ډیر غټ عالم وو چې یو عام د پاکستان یو عام شهری او ډیر غریب سړے هم مړ شی، پکار نه ده او هغه ته چې د هغه حق ملاؤ شی او چې چا هم هغه بیگناه، هغه بیگناه سړے قتل کړے دے، چې هغې کښې کوم خلق ذمه وار دی، هغه پکار دا دے چې زر تر زره هغه ته سزا ملاؤ شی، مونږ دوئ سره یو جی۔ زه صرف د تیس نومبر خبره کوم، موټر وے چې کله نه جوړه شوې ده، د موټر وے په تاریخ کښې دا پهلا ځل د سحر د اووه بجو نه تر ماښامه پورې موټر وے بند وه، دې باندې صرف د تحریک انصاف جلوسونه نه، دې باندې د پیښور هغه تنان چې پرونه راهسې ننه پورې چې کوم شکایتونه ما ته موصول شوی دی، په هغې باندې که زه خبره اونکړم، دا به مونږه زیاتے کوؤ،

چې کوم تنان هلته د هغوی په اسلام آباد ائیر پورټ کښې ټکټې کنفرم وے ، هغه هلته او نه رسیدلې شو جی، هغوی به اوس دوباره ټکټ اخلی او هغه ډیر غټ مسئلې کومو خلقو ته چې ډاکټرانو هلته اپوائنټمنټس ورکړی وو، هغه خلق هلته کښې او نه رسیدلې شو۔ دې سره سره جی زه بله خبره کوم چې متبادل راستې مونږ استعمال کړې ځکه چې مونږ وئیل د دوئ یو ډیر غټ مولانا صاحب وفات شوے دے ، دا د دوئ جمهوری حق دے او پکار دے د ټول پېښور خلق او په دې اسمبلئ کښې مونږ ټول دوئ سره یو خو دا موټر وے چې په کومه طریقه بند شوه، بل زه دې سره سره د شاه فرمان صاحب نه مخکښې تقریر ما ځکه هم غوښتو چې زمونږ ایډمنسټریشن چرته وو، زمونږ پولیس چرته وو، زمونږ ډپټی کمشنر چرته وو چې دې خلقو ته، دا موټر وے بندیدل مونږ چرته کښې نه دی کتلی۔ (تالیاں) هغوی نه مذاکراتو له تلل، نه هغوی هغه لارې کهلاؤ کړې او د پېښور خلقو ته او د دې صوبې خلقو ته یو ډیر غټ تکلیف ملاؤ شو نو مونږ ته د شاه فرمان صاحب دا هم اووائی چې موټر وے بندول داسې څه قانون شته، د دې Violation څه سزا شته که نشته؟ او که هغه سزا شته نو هغې کښې ایف آئی آر درج شوے دے که نه دے درج شوے او کومو خلقو چې دلته کښې چې کومه دا لاره بنده شوې ده، دې باندې کوم تکلیف خلقو ته عوامو ته ملاؤ شوے ، (تالیاں) د هغې د پاره کوم ځائې کښې ایف آئی آر شوے وو او هغوی ته به څه سزا ملاویږی؟ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شاه فرمان، شاه فرمان خان، شاه فرمان خان به وضاحت اوکړی جی۔

<u>جناب شاہ فرمان(وزیرآبنوشی):</u>جناب سپیکر! شکریہ،جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u>جناب سپیکر!میں ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u>شاہ فرمان خان،ایک منٹ شاہ فرمان خان بات کرلیں،اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

<u>سید محمد علی شاہ:</u>جناب سپیکر!ضروری ہے کہ شاہ فرمان سے پہلے کرلیں کہ وہ اس کا بھی جواب دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> محمد علی شاہ باچا!اس کے بعد آپ بات کرلیں نا،شاہ فرمان کے بعد آپ بات کرلیں۔ جی شاہ فرمان صاحب!

وزیرآبنوشی: جناب سپیکر، شکریہ جناب سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی جی، محمد علی شاہ باچا! دو منٹ میں کیونکہ ٹائم، نماز کا بھی ٹائم گزر رہا ہے۔

وزیرآبنوشی: اوکړئ اوکړئ، اودریږه اودریږئ خیر دے مه کوه۔

جناب سپیکر: جی، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! یاسین خلیل صاحب خو خبرې اوکړې خو شاه فرمان خان د بیا مونږ له د دې جواب هم راکړی چې په 16 تاریخ باندې به ټول پاکستان بندیږی چې د هغې خلاف به څوک ایکشن اخلی که نه به اخلی که یوائې د دغې دے ؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان، بِسۡمِ اللہِ۔

وزیرآبنوشی: شکریہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو ہم Condemn کرتے ہیں اور مذمت کرتے ہیں مرحوم خالد سومرو کے قتل کو اور یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی بھی پولیٹیکل ورکر ہو، وہ پولیٹیکل ورکر ہوتا ہے، وہ چاہے جس پارٹی کا بھی ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں جتنی بھی پولیٹیکل پارٹیز ہیں، کوئی بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کے اوپر آپ انگلی اٹھا سکیں کہ یہ لوگ محفوظ ہیں۔ ہمارے بڑے فریش ایم پی اے فرید خان صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا، جو ہمارے منسٹر صاحب کے ساتھ ہوا، عمران مہمند کے ساتھ جو کچھ ہوا، یہ بالکل قابل مذمت ہے، اس کی مذمت کرتے ہیں اور ہم جے یو آئی کے ساتھ ہیں، اس غم میں شریک ہیں۔ جو کل کا واقعہ ہوا، اس واقعے کے کچھ پہلو ہیں اور اس کے اوپر بات کرنا بڑا ضروری ہے کیونکہ ہم سارے پولیٹیکل ورکرز ہیں اور ہم جانتے ہیں Different Political Parties کے نیچر کو، پہلی دفعہ جے یو آئی نے انٹرچینج کے اوپر دھرنا دیا، بڑے Peaceful protests ہوتے ہیں ان کے، بڑے صحیح Protests ہوتے ہیں ان کے، پولیٹیکل ایشوز کو اٹھاتے ہیں لیکن یہ اب ہم نے پہلی دفعہ نوٹ کیا کہ ایک احتجاج کا حق ان کو ہے، Peaceful protest کا حق ہے، Peaceful protest کا حق سب کو ہے لیکن ہم یہ Expect کر رہے تھے کہ جیسے ان کو احتجاج کا حق ہے، ہمیں بھی ہے، یہ ہمیں Political courtesy (کے طور پر) ہمارے ورکرز کو راستہ دیں گے۔ اب ملاکنڈ کے اندر، ساؤتھ کے اندر،

کرک کے اندر، پورے خیبر پختونخوا کے اندر وہ گاڑیاں اور وہ زخمی موجود ہیں اور ایسا لگا جناب سپیکر! کہ جیسے یہ Crowd تحریک انصاف کی ریلی کے انتظار میں ہے، کوئی پرائیویٹ گاڑی کا شیشہ نہیں توڑا گیا، صرف تحریک انصاف کے ورکرز کے اوپر اٹیکس ہوئے۔ اس صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ چیف ایگزیکٹیو وزیراعلیٰ نے کہا، واپس چلو اور جن جن راستوں سے وزیراعلیٰ گزرے ہیں، نوشہرہ، حکیم آباد، وہ راستے مجھے بھی نہیں پتہ تھے۔ ایک چیف ایگزیکٹیو اگر آرڈر کر دیں کہ راستے بلاک کرنا غیر قانونی ہے، انہوں نے بات تو کی لیکن Practically کیا کیا؟ سارا موقع دیا اور خود راستے بدل بدل کے یعنی چیف منسٹر ایسے راستوں سے جاتا ہے کہ میں حیران ہو رہا تھا۔ میں ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور میں نے کوشش کی اور جناب لطف الرحمان صاحب سے رابطہ بھی ہوا اور میں نے وزیراعلیٰ صاحب کو ٹیلیفون بھی پکڑایا کہ آپ بات کرنا چاہتے ہیں اور ان کی آپس میں بات بھی ہو گئی، لطف الرحمان صاحب کی بات کو میں نہیں سن رہا تھا لیکن مجھے یہ پتہ ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے بڑی ریکویسٹ کی، ان سے منتیں کیں کہ دیکھیں آپ کا حق ہے لیکن یہ ہمارے ورکرز آپ نہ روکیں۔ اب یہ ایک Impression چلا گیا کہ صوبے میں حکومت پاکستان تحریک انصاف اور اتحادیوں کی ہے اور ہمارے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ ہم اس موٹروے کے تھرو یا جی ٹی روڈ کے تھرو اسلام آباد پہنچ سکیں تو جناب سپیکر! ایک بات جو کہی گئی، ان کو اس پہ اعتراض ہے، جو کیا گیا ان کو Appreciate کرنا چاہیئے کہ حکومت نے مشکل سے جان چھڑائی اور ہم اسلام آباد تک پہنچ گئے۔ جناب سپیکر! دھرنے کے اوپر کیوں اعتراضات ہیں؟ وزیراعظم صاحب آتے نہیں تھے اسمبلی میں، ایک سو پچاس ان کے ممبرز اور پتہ نہیں کدھر کدھر، اس دھرنے سے تو بہت ساری پولیٹیکل پارٹیز کو فائدے ملے ہیں، بہت ساری پولیٹیکل پارٹیز کو وزارتیں ملی ہیں، (تالیاں) نقصان تو پی ٹی آئی کا ہوا ہے، نقصان تو پی ٹی آئی کا ہوا ہے، آج میں کہہ دوں کہ احتجاج کا حق سب کو ہے لیکن Peaceful، قانون دیکھیں گے، آئین دیکھیں گے، اگر روڈ بلاک کرنا غیر قانونی ہے تو وہ کوئی بھی روکنے کی کوشش کرے، وہ نہیں روک سکے گا۔ ٹھیک ہے اب جو سولہ کی بات ہے، وہ تو ایک ایشو کے اوپر ہے اور یہ اٹھارہ مہینے کا انتظار ہے اور ہم نے پہلے سے جو بات کی، اچھا ہم اس ایشو میں آپ کے ساتھ ہیں، آپ 'آل پارٹیز پروٹیسٹ' بلا لیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ Peaceful protest بلا لیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن میں نے کہا کل وزیراعلیٰ جناب سپیکر! اور ایک اور بات اتنے Tension میں کہ ہر جگہ سے ٹیلیفون آتے رہے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے ہر جگہ اپنے ورکرز اور جو ورکرز نے گلے شکوے کئے، ہر جگہ پر فون کر

کے کہ آپ نے لڑنا نہیں ہے، میں آج اس ہاؤس میں ایک بات بتا دینا چاہتا ہوں جو کل ثابت ہو گئی، جناب سپیکر! پچھلے چار مہینے سے ہمارے اوپر یہ الزام تھا کہ یہ وہ حالات ادھر تک لے جانا چاہتے ہیں جہاں سسٹم 'ڈی ریل' ہو، میں پھر سے Repeat کرتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف اس سسٹم کو 'ڈی ریل' کرنے کیلئے حالات خراب کرنا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر! اگر ہم ایسا کرنا چاہتے تو کل گولڈن چانس تھا، اگر ہمارے ورکرز لڑتے تو شاید آج یہ اسمبلی بھی نہ ہوتی، Restraint ہم نے Show کیا، (تالیاں) ہم نے Restraint show کیا، اگر ہم چاہتے تو کل وہ حالات بن جانے تھے کیونکہ ہمارے ورکرز تعداد میں بہت زیادہ تھے کیونکہ ہماری پلاننگ بہت دنوں سے تھی لیکن ہم نے Avoid کیا، کل ہم نے ثابت کیا کہ ہم اس سسٹم کو چلانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کو، فیڈرل گورنمنٹ کیلئے جناب سپیکر! کل ہم نے قربانی دی، برداشت کر کے، جو لوگ لڑنے پہ اتر آئے تھے، وہ مسلم لیگ (ن) اور نواز شریف کے ہمدرد نہیں تھے لیکن میں کہتا ہوں کہ ہم نے سسٹم بچانے کیلئے Restraint show کیا تو پھر جناب سپیکر! کل یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہم جمہوریت کے حامی ہیں، جمہوریت چاہتے ہیں۔ (تالیاں) میں ایک جائز مطالبہ جس کے اوپر ہمارا دھرنا جاری ہے، آخر میں میں صرف اتنا کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہماری بھی شکایات ہیں پولیٹیکل پارٹیز سے اور وہ یہ اگر مولانا صاحب سمجھتے ہیں، آج یہ All Parties protest بلا لیں، ہم ان کے ساتھ ہیں، بالکل Genuine ہے لیکن ہماری بھی ایک شکایت ہے اور وہ شکایت یہ ہے کہ کہا تو سب نے ہے کہ دھاندلی ہوئی ہے، دھاندلی ہوئی ہے اور پھر خاموشی، ایک تحریک انصاف لڑ رہی ہے کہ اگر دھاندلی ہوئی ہے تو آگے کیا، آگے سب خاموش ہیں۔ ہم ان سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ خاموشی توڑ دیں، ہمیں کہہ دیں کہ آپ غلط ہیں لیکن اپنی پروپوزل سامنے لے کر آئیں کہ آئندہ الیکشن میں ایسی دھاندلی نہیں ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مولانا صاحب! آپ کو ایک دو منٹ، میرا خیال ہے اس کے بعد بریک کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ ہمارا 'کوئسچنز آور' جو رہتا ہے، اس کے بعد ہم چلائیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! اس پر ڈیبیٹ ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ڈیبیٹ، وہ آپ نوٹس دیں گے، Written میں نوٹس دیں گے تو پھر اس پہ ڈیبیٹ ہو گی نا، آپ Written دے دیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔ مولانا صاحب! د مونځ ټائم هم دے ، مختصر بس چې۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! دیکھیں ہم نے پہلے بھی، ہم کہتے رہتے ہیں کہ کہنے کے حوالے سے اور عمل کے حوالے سے تضادات کا شکار ہیں اور آج ہمیں یہ سبق پڑھا رہے ہیں، سمجھا رہے ہیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ انہوں نے جمہوریت کی بات کی اور جمہوریت کیلئے قربانی دینے کی بات کی، یہ اچھے الفاظ ہیں اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ہمیں تو یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم روڈ کو بلاک کرتے ہیں، ایک سو دس دنوں سے جناب سپیکر! جو اسلام آباد کو انہوں نے بند کیا ہوا تھا، ڈی چوک پہ انہوں نے دھرنا دیا، سیکرٹریٹ کو انہوں نے بند کیا، پارلیمنٹ کو انہوں نے بند کیا، پارلیمنٹ کیلئے دوسرے راستے استعمال کئے جاتے رہے جناب سپیکر! اور عدالت کے دروازوں کو بند کیا، عدالت کے جج جو ہیں دوسرے راستے اختیار کر کے جا رہے تھے، وہاں آپ کو، یہ پرائم منسٹر جو ہیں وہ اپنے راستے بدل بدل کے وہ اپنے گھر میں جا رہے تھے، وہ آپ کو نظر نہیں آ رہا اور آپ کی جو باتیں ہیں اور جو عمل ہے، یہ بالکل تضادات کا شکار ہے، آپ اپنے آپ پہ سوچیں، اپنے آپ کو سمجھیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان! عنایت خان! عنایت خان!۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں؟ اور مجھے اس رویے سے اختلاف ہے جناب سپیکر۔ اور چیف منسٹر کے اس رویے پر، ہم اس ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں جناب سپیکر۔

(شور)

(اس موقع پر قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھی واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان کی بات تو سنو نا! جی عنایت خان! آپ بات کریں۔ (شور) خاموش، خاموش جی، خاموش، آپ جائیں، بس جی۔ (مداخلت) بی بی! آپ جائیں۔ عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: سر! ہاؤس کو آرڈر میں کریں۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

سینئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ویسے میں سر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور The floor is with me ۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): آپ Calculate کریں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

اراکین: پورا ہے۔

جناب سپیکر: پورا ہے جی، آپ کے، پورا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! کاؤنٹ کرلیں۔

جناب سپیکر: کاؤنٹ کرلیا۔ جی بِسۡمِ ٱللَّهِ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! میں آپ کا شکریہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کتنے ہیں؟ Thirty three اس وقت 33 موجود ہیں ہاؤس میں اور آپ کے ساتھ 34 ہیں۔ (قہقہے اور تالیاں) جی بِسۡمِ ٱللَّهِ۔ پورا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! کاؤنٹ کرلیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میڈم! فلور میرے پاس ہے۔ میں آپ کے توسط سے میڈم سے کہنا چاہتا ہوں کہ The Speaker has given the floor to me, let me speak, let me speak.

جناب سپیکر: جی جی، عنایت خان۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سر! میں ڈاکٹر خالد سومرو کی اپنی پارٹی کی طرف سے، جماعت اسلامی کی طرف سے ان کی شہادت کی مذمت، ان کے قتل کی مذمت کرتا ہوں اور ہم ان کے ساتھ، جے یو آئی کے ساتھ ان کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ایک سیاسی کارکن کا قتل ہوا ہے اور ہم ایک سیاسی کمیونٹی ہیں، پولیٹیکل کمیونٹی ہیں، ہم سیاسی کارکن کے قتل کو سیاست کا قتل کہتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں کہ کسی کو اپنے سیاسی نظریات اور سیاسی فکر اور سیاسی سوچ رکھنے کی بنیاد پہ نشانہ بنایا جائے اور ٹارگٹ کیا جائے، یہ بات مناسب نہیں ہے لیکن ہم جس ملک کے اندر رہ رہے ہیں اور جس دور میں رہ رہے ہیں، اس وقت یہ ملک انتشار کا شکار ہے، اس وقت اس ملک کے اندر ٹارگٹ کلنگ ہو رہی ہے، اس ملک کے اندر دھماکے ہو رہے ہیں اور غیر معمولی سیچویشن ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور جو محترم وزیر اعلیٰ صاحب کے حوالے سے بات ہوئی ہے، شاہ فرمان خان نے اس کی وضاحت کی ہے، میرے خیال

میں انہوں نے Context کے اندر بات کی ہے، اس کا ایک پیش منظر اور پس منظر، اس کے اندر بات کی ہے اور میں چاہتا تھا کہ اپوزیشن کے دوست موجود رہیں، ان کے سامنے ہم بات کریں اور ان کے سامنے ان کے ساتھ غمزازی کا بھی اظہار کریں، ان کے غم میں بھی شریک ہوں اور حکومت کی طرف سے Respond بھی کر سکیں، وہ نکل گئے ہیں یہاں سے، ہم ان کے پاس جائیں گے، ان کے پاس جرگہ بھی لے جائیں گے، ان کو واپس ایوان میں لائیں گے لیکن ان کی طرف سے، پی ٹی آئی کے دوستوں کی طرف سے وضاحت آگئی ہے اور میں یہ چاہوں گا، ٹریژری بنچز کو بھی یہ کہنا چاہوں گا اور اپوزیشن کے دوستوں کو بھی یہ کہنا چاہوں گا، وہ اگر Lobbies کے اندر میری آواز سن رہے ہیں کہ یہ جو ہاؤس ہے، یہ خیبر پختونخوا کے لوگوں کی امانت ہے اور اس پہ جو Public Exchequre ہے، اس سے پیسے خرچ ہو رہے ہیں، اس کی Proceedings کو Smoothly چلانا یہ ہماری ذمہ داری ہے، بنیادی ذمہ داری ہے اور میرے خیال میں اگر ہم اس کی Proceedings کو نہیں چلانے دیتے ہیں اور یہ جو ایجنڈا آپ ہمیں دیتے ہیں، اس ایجنڈے کو نہیں چلانے دیتے ہیں اور اس کو ڈیفر کرتے ہیں، ہر روز اسکو ڈیفر کرتے ہیں، لیجسلیشن کو ڈیفر کرتے ہیں، کوئسچنز کو ڈیفر کرتے ہیں، ایڈجرنمنٹ موشنز کو ڈیفر کرتے ہیں، کال اٹینشن نوٹسز کو ڈیفر کرتے ہیں تو میرے خیال میں ہمیں جو مینڈیٹ ملا ہے، ہمیں لوگوں نے جو اختیار دیا ہے، ہم اس کے ساتھ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں، چاہے وہ ہم کر رہے ہیں یا اپوزیشن کر رہی ہیں۔ اس لئے میں اپوزیشن سے ریکویسٹ کرتا ہوں، فلور آف دی ہاؤس ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں، ان کے پاس جانا بھی چاہتے ہیں، ان کو اسمبلی کے اندر لانا بھی چاہتے ہیں اور آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آگے، وہ ہم آپ کے تھرو، توسط سے کہ وہ Proceedings کو، ہاؤس کی Proceedings کو پرامن طریقے سے Smoothly چلانے کی وہ دیں اور لوگوں کے حوالے سے جو فیصلے ہونے ہیں، اس ہاؤس کے اندر وہ کرنے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان، بالکل آپ! میرے خیال میں نماز کا ٹائم بھی ہو چکا ہے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہم بریک بھی کریں گے اور میں عنایت خان، امتیاز شاہد صاحب اور ضیاء اللہ آفریدی سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ان کو پھر مل لیں اور بریک کے بعد باقاعدہ ہم وہ شروع کر لیں گے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> ٹھیک ہے سر، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب بریک ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker 'Question's Hour' is lapsed, all Questions are lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

1968 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں نئی واٹر سپلائی سکیمز کے قیام، سینی ٹیشن اور پرانی سکیمز کی بحالی و مرمت کیلئے ایک خطیر رقم رکھی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اپنی صوابدید پر فنڈز حلقوں میں تقسیم کئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس حلقہ کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، فنڈز کی تقسیم لوگوں اور علاقے کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر کی گئی۔

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں بحالی و آبادکاری آبنوشی سکیمز کیلئے ADP-215 کی مد میں 1000.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ نئی واٹر سپلائی سکیمز کیلئے ADP-216 کی مد میں 2000.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ سینی ٹیشن سکیمز کیلئے ADP-217 کی مد میں 1500.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ (سب کی حلقہ وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

2069 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام ضلع بونیر حلقہ پی کے 79 کی بعض واٹر سپلائی سکیمز قابل مرمت و بحالی ہیں

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے بجٹ 15-2014 میں اس مد میں Need basis پر ایسی سکیمز کی بحالی و آبادکاری کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے۔

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان سکیمز کی تفصیلات اور ان کی بحالی پر آنے والی رقوم کی تخمینہ جات فراہم کئے جائیں۔ نیز حکومت Need basis پر ان سکیمز کی دوبارہ بحالی و آبادکاری کیلئے رقم منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، وضاحت کی جائے؟

جناب شاہ فرمان(وزیرآبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) PK-79 میں مندرجہ ذیل سکیمیں مرمت کیلئے کچھ عرصہ عارضی طور پر بند تھیں جو کہ ضروری مرمت کے بعد اب چالو حالت میں ہیں اور اس پر کل خرچہ 460,500 روپے آیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
1	منصوبہ آبنوشی تورورسک نمبر1	125,000
2	منصوبہ آبنوشی سکیم کڑپہ نمبر1	70,500
3	منصوبہ آبنوشی سکیم جوڑ	96,000
4	منصوبہ آبنوشی سکیم پائی چینہ	106,000
5	منصوبہ آبنوشی سکیم نلوتنگئی	63,000

نیز ضلع بونیر میں چالو 194 سکیموں کیلئے محکمہ خزانہ نے 4.538 ملین روپے برائے سال 2014-15 مختص کئے ہیں جن میں 2.269 ملین روپے جاری کئے گئے ہیں۔

2030 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر ضلع میں ترقیاتی کاموں کی نگرانی اور اجراء کیلئے ڈیڈک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا ہے جس کا سربراہ ڈیڈک چیئرمین / چیئرپرسن ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چیئرمینوں کو حکومت کی طرف سے فیول اور فون کے اخراجات سمیت مختلف سہولیات مل رہی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مالی سال 2013-14 کے دوران ہر ضلع کے ڈیڈک چیئرمین نے جو رقوم حکومت سے جن جن مدات میں وصول کی ہیں، اس کی تفصیل ضلع وائز ماہانہ کی بنیاد پر الگ الگ اپنی اپنی مدات میں فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 کے دوران ہر ضلع کے چیئر مین ڈیڈک کو مختلف مدات میں مجموعی طور پر 4,140,000 روپے سالانہ دیئے گئے۔اس ضمن میں مختص کردہ فنڈ اور اخراجات کی ماہانہ وار فی ضلع و مدات کے حساب سے جملہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

2031 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں ضلع بونیر میں کئی کلاس فور کی آسامیاں خالی پڑی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 11 مئی 2013 کے انتخابات کے بعد محکمہ ہذا میں ضلع بونیر میں کلاس فور آسامیوں پر بھرتیاں بھی ہوئی ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو موجودہ خالی آسامیوں کی تعداد، نوعیت اور مقام کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز 11 مئی 2013 کے بعد خالی آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ جات اور بھرتی کیلئے اخبارات کے شائع شدہ اشتہارات کی نقول بھی فراہم کی جائیں؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ ضلع کونسل بونیر اور میونسپل کمیٹی سواڑی کی حد تک درست ہے۔

(ج) 11 مئی 2013 کے بعد ڈسٹرکٹ کونسل بونیر اور میونسپل کمیٹی سواڑی میں بھرتیوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں جبکہ میونسپل کمیٹی طوطالئی میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے، نیز 11 مئی 2013 کے بعد خالی آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ جات کی تفصیل ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ کونسل بونیر:

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	پتہ
1	رؤف الرحمان	فضل رحمان	سینٹری سپروائزر	سکنہ باچکٹہ ضلع بونیر
2	بخت افسر	شہزادہ	ڈرائیور	سکنہ ریگا ضلع بونیر
3	شیر نواس خان	سید مرود خان	سینٹری ورکر	سکنہ ریگا ضلع بونیر
4	محمد زبیر	علی رحمان	سینٹری ورکر	کلیاڑی ضلع بونیر
5	واجد علی	سید غفور شاہ	سینٹری ورکر	سنگی گرام ضلع بونیر
6	سید رحیم شاہ	محمد کلام	سینٹری ورکر	ریگا ضلع بونیر
7	رحمان سید	عثمان سید	سینٹری ورکر	سکنہ باچکٹہ ضلع بونیر

میونسپل کمیٹی سواڑی:

نمبر شمار	نام	ولدیت	تاریخ بھرتی	عہدہ	پتہ
1	مخداد شاہ	حسن شاہ	31-1-2014	ڈرائیور	گاؤں شلبانڈی تحصیل ڈگر ضلع بونیر
2	ارشد خان	ولایت خان	31-1-2014	ڈرائیور	گاؤں آمنور تحصیل گاگرہ ضلع بونیر
3	رحمان اللہ	شیر غنی	31-1-2014	ہیلپر	گاؤں مٹوانی تحصیل گاگرہ ضلع بونیر
4	امیر عالم خان	امیر قلم خان	31-1-2014	ہیلپر	گاؤں کلپانی تحصیل گاگرہ ضلع بونیر
5	عمر واحد	شیر افضل	29-4-2014	چوکیدار	گاؤں چینہ تحصیل گاگرہ ضلع بونیر
6	ساجد علی	سرزمین شاہ	29-4-2014	سینٹری ورکر	گاؤں تختہ بند تحصیل گاگرہ ضلع بونیر
7	سید وحید شاہ	سید عارف شاہ	29-4-2014	سینٹری ورکر	گاؤں شلبانڈی تحصیل ڈگر ضلع بونیر

2086 _ جناب زرین گل: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پی کے 66 پروا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ علاقے میں سال 2007 سے سال 2013 کے دوران کتنے ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں، ان میں کتنے فعال ہیں اور کتنے غیر فعال ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ٹیوب ویلوں پر تعینات ملازمین کے نام وپتہ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2007 سے سال 2013 کے دوران 14 عدد ٹیوب ویلز PK-66 پروا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں لگائے گئے ہیں جن میں 11 عدد ٹیوب ویلز فعال ہیں اور صرف تین عدد غیر فعال ہیں۔ لسٹ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیم کا نام	کیفیت	سٹاف کا نام اور پتہ
1	سڑہ گرہ	چل رہی ہے	حافظ ثناء اللہ آپریٹر / چوکیدار / وال مین، ویلج کہیرہ پکہ تحصیل پروا
2	کھیارہ	چل رہی ہے	محمد سلیم آپریٹر کم چوکیدار اڈا کھیارہ درابن خورد تحصیل پروا
3	چڑی پولاد	بجلی نہ ہونے کی وجہ سے سکیم بند ہے۔ واپڈا کو بحوالہ چیک نمبر A-413326 مورخہ 9-6-2010 ادائیگی کر دی گئی ہے لیکن تاحال بجلی نہیں لگی۔	مہربان آپریٹر / چوکیدار، گاؤں میرن
4	جمعہ شریف	بجلی نہ ہونے کی وجہ سے سکیم بند ہے واپڈا	محمد یونس چوکیدار سکنہ جمعہ شریف تحصیل

		کو بحوالہ چیک نمبر A-1375171 مورخہ 28-6-2010 ادائیگی کر دی گئی ہے لیکن تاحال بجلی بحال نہیں کی گئی	پروا
5	بھٹیسر غربی	نوکری لینے کے معاملے پر سول جج 4 کی عدالت میں کیس چل رہا ہے۔	---
6	میرن	چل رہی ہے	1 عبدالغفار والمین کم چوکیدار گاؤں گنڈکوری۔ 2 مٹھو خان آپریٹر گاؤں پروا
7	رمک ٹیوب ویل نمبر 1	چل رہی ہے۔	1 لعل خان اسٹنٹ آپریٹر ویلج رمک تحصیل پروا۔ 2 سید عمر چوکیدار /وال مین ویلج رمک تحصیل پروا
8	رمک ٹیوب ویل نمبر 2	چل رہی ہے	عنایت اللہ آپریٹر ویلج کہیری تحصیل پروا۔ محمد شریف والمین چوکیدار ویلج رمک تحصیل پروا
9	رمک ٹیوب ویل نمبر 3	چل رہی ہے	عصمت اللہ آپریٹر وال مین گرہ سانگی تحصیل پروا۔ محمد علی وال مین چوکیدار ویلج رمک تحصیل پروا
10	رمک ٹیوب ویل نمبر 4	چل رہی ہے	ظفر اقبال آپریٹر کم چوکیدار ویلج رمک تحصیل پروا
11	واٹر سپلائی سکیم پروا (ٹی ڈبلیو) پروا نمبر 1	چل رہی ہے	عطاالرحمان آپریٹر ویلج پروا تحصیل پروا۔ سید شوکت حسین شاہ چوکیدار ویلج پروا تحصیل پروا
12	ٹی ڈبلیو پروا نمبر 2	چل رہی ہے	محمد الطاف آپریٹر تحصیل پروا۔ فخر الدین چوکیدار ویلج پروا تحصیل پروا۔
13	ماہڑہ وی ڈی او	چل رہی ہے	عنایت اللہ آپریٹر چوکیدار ویلج ماہڑہ
14	گنجو وی ڈی او	چل رہی ہے	بشیر احمد آپریٹر کم چوکیدار ویلج رمک تحصیل پروا۔

2097 _ جناب ارشد علی: کیا وزیر بلدیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بلدیات ضلع چارسدہ کیلئے ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا ہے تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 12-2011 تا 13-2012 کیلئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا تھا، مختص شدہ فنڈ کن کن سکیموں، کاموں پر خرچ کیا گیا، ہر ایک سکیم کی ایئر وائز تفصیل اور موجودہ پوزیشن بھی بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) ضلع چارسدہ میں میونسپل کمیٹی چارسدہ، شبقدر اور تنگی کیلئے برائے سال 12-2011 اور 13-2012 میں ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے تھے جبکہ ڈسٹرکٹ کونسل کیلئے کوئی فنڈز مختص نہیں ہوا تھا۔ جہاں تک لوکل، MC فنڈز کا تعلق ہے، ضلع چارسدہ کیلئے اس میں سے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ترقیاتی سکیموں کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(ب) ضلع چارسدہ میں سال 12-2011 اور 13-2012 کیلئے مختص فنڈز میونسپل کمیٹی چارسدہ، شبقدر اور تنگی کی ترقیاتی سکیموں کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی ہے۔

2098 _ جناب ارشد علی: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے ضلع چارسدہ کیلئے مالی سال 10-2009 سے 12-2011 تک مختلف یونین کونسلز کیلئے فنڈ جاری کیا گیا تھا۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع چارسدہ کی مختلف یونین کونسلوں کو کتنا فنڈ جاری کیا گیا، ان یونین کونسلز کا فنڈ کن کن مدوں میں خرچ کیا گیا، ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے اور ضلع چارسدہ اور اس کی تمام یونین کونسلوں کی تمام جاری سکیموں کی پوزیشن کیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: (الف) جی ہاں، ضلع چارسدہ کیلئے مالی سال 10-2009 سے 12-2011 تک مختلف یونین کونسلز کیلئے فنڈ جاری کئے گئے تھے۔

(ب) مالی سال 10-2009 میں ہر ایک یونین کونسل کو تقریباً -/535530 روپے مختص کئے گئے تھے۔ یہ سکیمیں اس وقت کے ناظمین کی زیر نگرانی پایہ تکمیل تک پہنچیں جبکہ 11-2010 اور -2011 12 میں ترقیاتی کاموں کیلئے استعمال کیا گیا۔ 12-2011 میں ترقیاتی کام سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کئے گئے ماسوائے شبقدر کے، کہ جہاں ترقیاتی کام متعلقہ ٹی ایم اے کے ذریعے کیا گیا، ٹی ایم اے شبقدر اور سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹوں کے مطابق یہ کام سو فیصد مکمل ہو چکے ہیں، لہذا فی الوقت 10-2009 تا 12-2011 کے ترقیاتی فنڈ کے تحت کوئی جاری سکیم نہیں ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)۔

2099 _ جناب ارشد علی: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نے ضلع چارسدہ کیلئے مالی سال 10-2009 سے 12-2011 تک ترقیاتی اور انتظامی فنڈ جاری کیا تھا۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مالی سال 10-2009 سے 12-2011 تک ضلع چارسدہ کیلئے کل کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا تھا، مختص شدہ فنڈ کن کن سکیموں، مدوں پر خرچ کیا گیا۔ ہر سکیم کی ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں، محکمہ نے ضلع چارسدہ کیلئے مالی سال 10-2009 سے 12-2011 تک فنڈز جاری کئے تھے۔

(ب) سال 10-2009 سے 12-2011 تک ضلع چارسدہ کے لئے مختص شدہ فنڈز اور سکیموں کی سیکٹر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سکیمز	2009-10	2010-11	2011-12
ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن	196.135	156.40	510.187
ہائر ایجوکیشن	29.511	47.581	134.865
صحت	107.255	68.439	84.532
اوقاف	5.801	6.626	-------
کمیونیکیشن	285.106	184.651	235.088
ہوم جیلخانہ جات	--	--	5.00
ایگریکلچر	--	--	1.400
ٹورازم کلچر اینڈ سپورٹس	13.775	12.74	51.908
فنی تعلیم	--	4.467	--
بلدیات	--	--	5.00
ٹوٹل	636.583 ملین	482.904 ملین	1522.98 ملین

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: یہ معزز اراکین کی چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب ملک نور سلیم خان 01-12-2014 تا اختتام اجلاس; جناب ملک بہرام خان صاحب 01-12-2014 تا 02-12-2014; جناب سردار حسین چترالی صاحب 28-11-2014 تا اختتام اجلاس; جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور 01-12-2014 تا 02-12-2014; جناب وجیہہ الزمان صاحب 01-12-2014 تا 02-12-2014; محترمہ دینا ناز صاحبہ، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ 01-12-2014; جناب صالح محمد 01-01-2014; جناب میاں ضیاء الرحمان 01-12-2014; جناب سردار ظہور احمد 01-12-2014; میڈم خاتون بی بی 01-12-2014; جناب محمد علی ترکئی صاحب 01-12-2014; جناب ابرار حسین صاحب 01-12-2014; جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب 01-12-2014 تا 03-12-2014; جناب محمد علی صاحب 01-12-2014; جناب سردار محمد ادریس صاحب 01-12-2014; جناب فخر اعظم وزیر صاحب 01-12-2014; جناب محمد زاہد درانی صاحب 01-12-2014; محترمہ بی بی فوزیہ صاحبہ 01-12-2014۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 7: Madam Amna Sardar, MPA, lapsed. Mr. Shah Hussain Khan, MPA, lapsed. The sitting is adjourned and we will meet again at 02:00 pm, tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 02 دسمبر 2014ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)